Fikr-o-Nasar (Islamabad) 28-29:4,1-2 (1991)

حرفِ آغاز

ھسپانیہ تو خون مسلماں کا امیں ہے
مانند حرم پاک ہے تو میری نظر میں
(اقبال)

قوموں کے عروج و زوال اور تعمیر و تخریب کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو انھی اقوام کی تاریخ روشن نظر آتی ہے جو محض عظمت رفتہ اور شوکتِ پارینہ کے گُن نہیں گاتیں بلکہ عروج کے اسباب پر نگاہ رکھتی ھیں اور زوال کی خونچکاں داستان کو بھی نظر انداز نہیں کرتیں ۔ ان کی یہی مثبت فکر روشن مستقبل کی تعمیر کیلئے زینہ بن جاتی ہے۔

اسلامی اندلس خوشی و غم، فتح و زوال کی ایسی تاریخ ہے جو بیک وقت شاندار بھی ہے اور المناک بھی ۔ ایک طرف طارق بن زیاد اور موسی بن نصیر اللہ اکبر کے نعروں کی گونج میں بحیرۂ روم عبور کرتے نظر آتے ھیں تو دوسری طرف ابوعبداللہ شکست کا نشان بن کر اپنے خاندان اور ساتھیوں سمیت شمالی افریقہ کی جانب لوٹتا نظر آتا ہے :

نالہ کش شیراز کا بلبل ھوا بغداد پر
داغ رویا خون کے آنسو جھہاں آباد پر
آسماں نے دولت غرناطہ جب برباد کی
ابن بدروں کے دل ناشاد نے فریاد کی
غم نصیب اقبال کو بخشا گیا ماتم ترا
چن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا
(اقبال)

اندلس کا اسلامی دور علمی و ادبی، اور تہذیبی و تمدنی اعتبار سے شاندار روایات کا حامل اور علماء اسلام کی فکررسا کا غماز ہے۔ خاک اندلس پر اسلام

کی وہ نابغۂ روزگار شخصیات عالم وجود میں آئیں جو امت مسلمہ کیلئے فخر و مباهات کا اثاثہ هیں ۔ ابن عربی، ابن باجہ، ابن طفیل، ابن رشد ابواسحاق شاطبی سرزمین اندلس کیلئے عظمت کے وہ نشان هیں جن کی روشنی سے امت مسلمہ کی فکر تا ابد منور رهے گی ۔

ادارہ تحقیقات اسلامی ,,اندلس کی اسلامی میراث،، سے متعلق ,,فکرونظر،، کا یہ خصوصی شمارہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ۔ حتی المقدور کوشش کے باوجود بعض گوشوں کے نامکمل رہ جانے کا همیں شدید احساس ہے، ان شاء اللہ تشنگی کا یہی احساس مزید کاوش کیلئے مہمیز ثابت ہوگا :

وما توفیقی الا باللہ ۔

(مدیر)